بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استخارہ

استخارہ کے لفظی معنی ہیں ''خیر طلب کرنا''۔ شریعت کی رو سے کسی اہم معاملے مثلاً کاروبار، شادی یا سفر وغیرہ کا فیصلہ کرنے سے قبل دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد مخصوص دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنے کو استخارہ کہتے ہیں۔

ہر انسان کی زندگی میں کئی ایسے اہم معاملات پیش آتے ہیں جن کا فیصلہ کرنا دشوار ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کا علم محدود ہے۔ اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ مستقبل میں کون سی چیز اس کے حق میں خیر اور کون سی شر ثابت ہوگی لہٰذا عقل مند وہی ہے جو خیر کو اختیار کرنے کے لیے اللہ سے دعا کرنے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کرے۔

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں ''جس نے اللہ سے استخارہ کیا اور مخلوق سے مشورہ کیا اور اپنے کام میں ثابت قدمی اختیار کی پھر اس کام میں جلد بازی نہ کی (غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا) ایسا شخص کبھی نادم نہیں ہوگا'' (الوابل الصیّب)

دورِ جاہلیت میں اہم فیصلے کرنے کے لیے لوگ مختلف طریقے اختیار کیا کرتے تھے جیسے پرندوں سے فال لینا، نجومی اور کاہن کے پاس جانا، قرعہ اندازی، قیافہ شناسی اور تیروں کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرنا وغیرہ۔ اسلام نے ان تمام خودساختہ طریقوں کی بجائے بندوں کو اپنے رب سے مشورہ کرنا سکھایا۔

ہر کام میں استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے اور مندرجہ ذیل دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ ۔۔۔الخ ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے سبب خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلب گار ہوں کہ بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں، علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے) تیرے علم کے مطابق میرے دین، معاش اور کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، معاش اور کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے بھی اس سے دور کر دے اور جہاں بھی خیر ہو اسے میرا مقدر بنا دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے''۔ [صحیح بخاری]

اس دُعا میں پہلے اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کی قدرت کا اقرار اور پھر اپنی کم علمی اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاص فضل کی وجہ سے صحیح فیصلے کی توفیق عطا فرمائے۔

شادی اور استخارہ

رسول اکرم ﷺ نے خصوصاً شادی کے موقع پر استخارہ کرنے کی تعلیم دی۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے

''بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منگنی کے ارادے (یعنی پیغام نکاح) کو لوگوں پر ظاہر نہ کرو۔ پھر وضو کرو اور اچھے طریقے سے وضو کرو اور نماز پڑھو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے پھر اپنے رب کی تعریف کرو اور اس کی بزرگی بیان کرو۔ پھر کہو۔ اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھنے والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ پس اگر تیرے نزدیک اس رشتہ میں جس کا نام فلاں ہے (رشتہ کا نام لیں) میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کی بھلائی ہے (تو اسے میرا مقدر کر دے) اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور میرے دین، دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے۔ یا فرمایا: میرا مقدر بنا دے'' (مسند احمد)

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ جا کر زینبؓ کے پاس میرا ذکر کرو۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں: میں نے جا کر کہا۔ اے زینبؓ! خوش ہو جاؤ (مبارک ہو) مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے وہ تمہارا ذکر کرتے ہیں (نکاح کے لیے)۔ تو زینبؓ بولیں ''میں کچھ (فیصلہ) نہیں کروں گی یہاں تک کہ میں اپنے رب سے مشورہ کر لوں۔'' یہ کہہ کر وہ اپنی نماز کے لیے کھڑی ہو گئیں اور قرآن نازل ہوا پھر رسول اللہ ﷺ، بغیر اجازت طلب کیے تشریف لے آئے۔'' (سنن النسائی)

تدفین رسول ﷺ اور استخارہ

صحابہ کرامؓ کا طریقہ تھا کہ وہ ہر اہم معاملے میں استخارہ کرتے مثلاً جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو دفن کرنے کا مرحلہ آیا تو اس بات پر استخارہ کیا گیا کہ کس قسم کی قبر میں آپ کو دفنایا جائے۔

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں:

'' جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت مدینہ میں ایک گورکن تھا جو لحدی یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا شقی یعنی صندوقی قبر کھودتا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور ان دونوں کی طرف پیغام بھیجتے ہیں جو ان میں سے پیچھے رہ گیا اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔ ان دونوں کی طرف پیغام بھیجا گیا تو لحد بنانے والا پہلے آ گیا پس نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی''۔ (ابن ماجہ)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انتخاب حدیث اور استخارہ

امام بخاریؒ ہر حدیث کی تحقیق کرنے کے بعد کتاب میں لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’ میں جب اس تحقیق سے فارغ ہوتا کہ یہ حدیث فن حدیث کے اصولوں پر پوری اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا اور : ’’میں اس کو چاندنی راتوں میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر لکھا کرتا تھا۔‘‘ (مقدمہ فتح الباری لابن حجر)

استخارہ کا طریقہ

☆ استخارہ ایک مسنون عمل ہے اس لیے نبی اکرم ﷺ نے استخارہ کا جو طریقہ سکھایا ہے اسی کو اختیار کرنا چاہیے اور خود ساختہ طریقوں سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنے والی بات ہے۔

☆ اچھی طرح وضو کر کے استخارہ کی نیت سے دو نفل پوری توجہ اور خشوع وخضوع سے ادا کریں۔

☆ سلام پھیر کر اللہ کی حمد وثناء بیان کریں اور درود شریف پڑھیں۔

☆ مسنون دعائے استخارہ عاجزی، انکساری، یقین اور توجہ سے مانگیں۔

آداب وشرائط

☆ استخارہ خود کریں۔ کسی اور سے استخارہ کروانا خصوصاً معاوضہ دے کر سنت سے ثابت نہیں کیونکہ بیمار ہونے پر دوا مریض کو پینا ہوتی ہے کسی دوسرے کے دوا پینے سے مریض کو فائدہ نہیں ہوتا۔

☆ استخارہ ایک دفعہ کریں لیکن اگر دل کی تسلی نہ ہو رہی تو زیادہ مرتبہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دعا ہے اور دُعا میں کثرت پسندیدہ عمل ہے۔

☆ استخارہ کر کے سونا ضروری نہیں اسی طرح خواب کا آنا لازمی نہیں ہے۔

☆ دُعائے استخارہ کے بعد باتیں کریں یا نہ کریں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆ استخارہ کے لیے کوئی وقت مخصوص نہیں جب بھی کسی معاملہ کا فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آئے (مکروہ اوقات کے علاوہ) استخارہ کر سکتے ہیں۔

☆ ہر اختیاری کام میں استخارہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ فرائض میں استخارہ نہیں ہوگا۔

☆ حرام، مکروہ اور غیب کے امور کا پتہ لگوانے کے لیے استخارہ نہیں کیا جا سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے نبی ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کا کفر کیا‘‘۔ [مسند احمد]

☆ استخارہ کرنے کے بعد صبر سے کام لیتے ہوئے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اگر اس کام میں خیر ہو گی تو وہ آسان ہو جائے گا اور اگر شر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بچا لے گا اور بہتر چیز سامنے لے آئے گا۔

☆ بعض اوقات استخارہ کرنے کے بعد بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے اور ناپسندیدہ صورتحال پیش آتی ہے مثلاً شادی کے بعد طلاق ہو جاتی ہے لیکن ایسی صورت میں مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھی ہوئی تقدیر پر راضی رہنا چاہیے۔ امام ابن قیم الجوزیہ فرماتے ہیں۔ ’’انسان کی خوش بختی یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بندے کیلئے مقدر کیا ہے وہ اس پر راضی رہے اور بد بختی یہ ہے کہ جو کچھ پروردگار نے بندے کے لیے مقدر کیا ہے وہ اسے ناپسند کرے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر پر راضی رہنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ مصیبت پر صبر کرتا ہے اور خوشی کے وقت شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی تقدیر پر راضی رہتا ہے ‘‘

[مدارج السالکین]

استخارہ کے فوائد

استخارہ کرنا سراسر خیر و بھلائی کو دعوت دینا ہے۔ اس سے عقیدے کی بھی اصلاح ہوتی ہے کہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔

انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق مزید پختہ ہوتا ہے اور اس کی قدرت و عظمت کے احساس میں اضافہ ہوتا ہے۔

اطمینان قلب اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے، پریشانی سے سکون ملتا ہے پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اس پر دل مطمئن ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر توکل میں اضافہ ہوتا ہے کہ انسان صرف تدبیر کر سکتا ہے نفع دینے والا تو اللہ ہی ہے۔

کسی شاعر کا کہنا ہے

تَوَکَّلْ عَلَى الرَّحْمٰنِ فِیْ کُلِّ حَاجَۃٍ
اپنی ہر حاجت میں رحمٰن پر توکل کر
اَرَدْتَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ وَیَقْدِرُ
تو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے اور وہ تقدیر کا مالک ہے
اِذَا مَا یُرِدْ ذُوالْعَرْشِ أَمْرًا بِعَبْدِہٖ
جب عرش والا اپنے بندے کے لیے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے
یُصِبْہُ وَمَا لِلْعَبْدِ مَا یَتَخَیَّرُ
وہ اس کو مکمل کر دیتا ہے اور بندے کا اس میں کوئی اختیار نہیں ہوتا

مسنون دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ، فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ، فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ. [صحیح بخاری]

نوٹ: (ھٰذا الامرُ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لیں)۔

نومبر 2018 | ایڈیشن: 7

الھدیٰ پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

کراچی: +92-21-35844041 لاہور: +92-42-35239040-1

www.alhudapublications.org | www.alhudapk.com

www.farhathashmi.com

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.

05010061

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION